۹ خطوط

حبیب الرحمٰن الصدیقی

پہلی بات : آج کل حال احوال معلوم کرنے کے لیے لوگ ایک دوسرے کو فون کر لیتے یا مواصلات کے دوسرے جدید ترین وسائل کا استعمال کرتے ہیں جیسے ای میل، ایس ایم ایس، واٹس ایپ، فیس بک، وغیرہ۔ اب سے کچھ برسوں پہلے دور دراز مقامات کے لوگ خط و کتابت کے ذریعے اپنے حالات کی خبر ایک دوسرے تک پہنچاتے تھے۔ خط لکھنا انسانی تہذیب کا ایک اہم لازمہ سمجھا جاتا تھا۔ حالات سے باخبری کا یہ ذریعہ خط و کتابت اب ماضی کی چیز بن گیا ہے۔ ڈاک کی سرگرمیاں تجارتی اور رسمی خطوط، رسائل اور اخبارات وغیرہ پہنچانے تک سمٹ گئی ہیں لیکن کبھی کبھی پوسٹ مین کوئی پوسٹ کارڈ، اِن لینڈ لیٹر، ٹکٹ لگا ہوا زرد لفافہ لے آتا ہے جس میں ایک شخص اپنے دوست یا رشتہ دار کو اپنے حالات سے واقف کر رہا ہوتا ہے۔ خط پا کر آج بھی مکتوب الیہ کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ ذیل میں اب سے چالیس پینتالیس برس پہلے لکھے گئے تین خطوط دیے جا رہے ہیں جن میں ایک باپ اپنی بیٹی اور بیٹے کو کچھ اخلاقی باتیں، نصیحتیں اور علمی مسائل سے آگاہ کر رہا ہے۔

مکتوب نگاری : خط لکھنا پیغام رسانی کا اہم ذریعہ رہا ہے۔ یہ انسانی معاشرے کی روزمرہ کی ضرورت میں شامل ہے۔ خطوط میں لکھنے والے کی ضروریات، جذبات و خیالات اور اس کی زندگی کے دیگر مسائل بیان ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف مکتوب نگار بلکہ مکتوب الیہ کی شخصیت پر بھی ہلکی سی روشنی پڑتی ہے۔ ادبی خطوط کی کوئی مخصوص ساخت اور فنی شرائط مقرر نہیں ہیں۔ خطوط تین اعتبار سے اہمیت رکھتے ہیں: ادبی، سوانحی، تاریخی۔ ادبیت اور انشاپردازی کے سبب مکتوب نگاری کو صنف کی حیثیت حاصل ہوئی۔ خطوط میں لکھنے والے کی شخصیت جھلکتی ہے اور اس کا باطن کھل کر سامنے آتا ہے۔ لیکن اشاعت کی غرض سے لکھے جانے والے خطوط میں حقیقی شخصیت پس پردہ رہ جاتی ہے۔ سوانحی نقطۂ نظر سے وہ خطوط زیادہ اہم ہیں جن میں بے تکلّفی، بے ساختگی اور ذاتی تاثرات کی جھلک ہو۔ تاریخی نقطۂ نظر سے بھی مکتوبات اہمیت رکھتے ہیں۔ مشاہیر کے خطوط میں بعض ایسے اشارے یا تفصیلات ہوتی ہیں جو تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتیں۔ غالبؔ کے خطوط میں ۱۸۵۷ء سے قبل اور بعد کے ایسے واقعات ہیں جن کا سراغ کہیں اور نہیں ملتا۔

جان پہچان : حبیب الرحمٰن الصدیقی میرٹھی ۲۱/ مارچ ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ مشہور شاعر مولوی محمد اسماعیل میرٹھی ان کے دوھیالی رشتہ دار تھے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے اپنے نانا سے حاصل کی۔ ان کے بھائی انھیں اپنے ساتھ ناگپور لے آئے تھے۔ حبیب الرحمٰن نے ناگپور اور امراؤتی سے بی اے اور الٰہ آباد یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ وہ پکے مذہبی آدمی تھے۔ ان کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ موسیقی کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ وہ امراؤتی میں درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ ہیڈ ماسٹر کے عہدے تک ترقی کی۔ ۲۰/ جولائی ۱۹۷۱ء کو امراؤتی میں ان کی وفات ہوئی۔

بیٹے کے نام خط

سہ شنبہ، ۳۰/ مارچ ۱۹۶۵ء

ابھی تمھارا ۲۱/ مارچ کا لفافہ ملا۔ خط اور غزل وصول ہوئے۔ میں نے پوسٹ کارڈ کے بعد ایک اِن لینڈ لیٹر بھی بھیجا تھا۔ اُمید ہے، اب تک مل گیا ہوگا۔ کل پیر کے دن، تمھاری غزل 'جیسے' ردیف کی واپس کی ہے۔ ان خطوں کی رسید سے مطلع کرو۔

ان سب سے پہلے ضروری کام کی بات سنو۔ تنخواہ ملتے ہی...... کو روپیا بھیجو۔ خدا کا شکر ہے مجھے ضرورت نہیں۔ تین چار دن میں

پنشن مل جائے گی۔ بورڈ سے بھی کچھ ملنے کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ خدا نے چاہا تو آج کل ہی میں مالی پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ ....کا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں۔ انھیں بھیجو اور خدا کا شکر ادا کرو کہ اپنا کام تمھارے ذریعے سے پورا کر رہا ہے۔

اکولہ یوں نہ جاسکا کہ بورڈ سے کام مل گیا ہے۔ دس بارہ دن اس کو نمٹانے میں لگیں گے۔ اخو سلّمہا ۱۱/اپریل کے پہلے یا دوسرے ہفتے میں آئے گی۔ قرۃ سلّمہا بھی آنے والی ہے، عید ہے۔ اب تمھیں بتاؤ، روزی کے ٹھیکرے کو لات مار کر اور پیاروں کا انتظار چھوڑ کر علاج کرانے اکولہ چلا جاؤں! ضعیف و ناتواں ہوں مگر اتنا بھی نہیں۔

تھک گیا۔ختم کرتا ہوں۔ سب خطوں کی نام بنام رسید بھیجو۔

سب کو بہت بہت دعائیں۔

حبیب الرحمٰن الصدیقی

بیٹے کے نام خط

شنبہ، ۲۴/اپریل ۱۹۶۵ء

تاریخ اسلام پر سیّد امیر علی کی کتاب History of the Saracens بہترین ہے۔ بہت متوازن تاریخ ہے۔ کسی گروہ یا شخص کا پروپیگنڈا نہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر براؤن کی 'تاریخِ ادبیاتِ ایران' مکمل چار جلدیں انگریزی میں پڑھنا۔ اُردو ترجمہ اچھا نہیں۔ یہ سب پڑھنے کے بعد ڈاکٹر نذیر احمد کی 'اُمہات الامّۃ' پڑھنا۔ مگر اس کو شروع کرنے سے پہلے یہ اچھی طرح ذہن نشین کرلینا کہ نذیر احمد پکے دیندار مسلمان عالم ہونے کے ساتھ ساتھ دہلی کی مولویانہ اُردو میں حقیقت پسند کردار نگار ناول نویس بھی تھے۔ یہ کتاب میرے پاس ہے۔ نورانی سلّمہا کو پڑھوائی کہ یہ کتاب پڑھو۔ وہ بے چاری گم سم ہو کر رہ گئی۔

تم نے جو لکھا ہے، "ہجرت کے بعد چالیس سال کے اندر ہی اندر (یہاں 'ہی' غیر فصیح ہے۔ روزمرہ ہے صرف اندر یا اندر اندر) کیا کیا فتنے کھڑے ہوگئے تھے۔" اسلامی تاریخ کے ہر عقیدت مند مسلمان کو یہ شبہات پیدا ہوجاتے ہیں۔ مجازؔ مرحوم نے کہا ہے، "اہلِ سیف اُٹھتے رہے اہلِ کتاب آتے رہے"....الخ۔ خیر، تو یہ شاعرانہ تخیل ہے۔ معقول جواب دینے کی کوشش ابنِ خلدون نے مقدمۂ تاریخ میں اور مارکس نے مادّی جدلیات یا مادّی تعبیر تاریخ میں کی ہے۔ خدا توفیق دے تو یہ پورا نصاب پڑھو۔ مگر تم نے فنِ شعر میں کیا پورا پڑھ ڈالا جو تاریخ پڑھو گے۔

قرۃ سلّمہا آگئی۔ میرے لیے بڑا پر لطف تحفہ بھیجا ہے۔ رائٹنگ پیڈ ہے۔ کاغذ پر درج ہے ؎

جی غم سے نڈھال ہو نہ جائے ، یا رب پھر زیست وبال ہو نہ جائے ، یا رب
ساغر میں نظر آنے لگی اک صورت پینا بھی محال ہو نہ جائے ، یا رب

لاجواب رباعی ہے! اُردو فارسی میں یہ مضمون کہیں نظر نہیں آیا۔ یہ ہے حقیقت پسندانہ مضمون آفرینی۔

تم انھیں مفصل خط لکھو۔ اس رباعی کی داد دو۔

ابھی تمھارے لیے اور مہینے ڈیڑھ مہینے کا انتظار دیکھنا ہے۔ خیر، یوں ہی سہی۔ جب تم آنے کو ہوگے تو لکھوں گا کہ میرے واسطے کیا کیا لاؤ۔ ابھی لکھا تو بھول جاؤ گے۔

فقط

حبیب الرحمٰن الصدیقی

بیٹی کے نام خط

صوبیدار ہاؤس، امراوتی کیمپ
شنبہ، ۱۷/اگست ۱۹۶۸ء

پیاری بیٹی نورانی سلّمہا، بہت بہت دعائیں!

تمھارا ۱۲/اگست کا اِن لینڈ لیٹر اور تیرہ کا پوسٹ کارڈ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم نے یہ خط بہت ہی شکستہ خاطر ہوکر، نہایت افسردگی کے عالم میں لکھا ہے۔ اسے پڑھ کر مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ رات بھر اسی خیال میں غلطاں و پیچاں رہا۔ تم نے اپنی تمام پریشانیاں اس خط میں جمع کردی ہیں۔ یقیناً تمھارا معاملہ بہت اچھا ہوا ہے۔ سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ تنخواہ اُلجھیڑے میں پڑ گئی ہے۔ دعا کرو، مشکل کُشا بے انتہا قوی ہے ...'یا حی یا قیوم' چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھتی رہو۔ تمھاری تشفی کے لیے کلامِ پاک کی پوری آیت کا ترجمہ جس میں "اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ" ہے، لکھتا ہوں۔ "اور (لوگو) تمھارا پروردگار فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا مانگتے رہو، میں تمھاری (دعا) قبول کروں گا... جو لوگ (مارے غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں عن قریب (مرے پیچھے ذلیل) خوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔" (سورۂ مومن: آیت ۶۰)

اللہ تمھاری مشکل آسان فرمائے۔ تمھیں توانائی و تندرستی، کامیابیاں اور عزّت و آبرو عطا فرمائے۔

ابھی تمھارا خط عطا میاں سلّمہٗ کے نام دیکھا۔ بڑی بھولی ہو۔ اسے طالب علمی سکھا رہی ہو۔ صبح کا گیا ہوا ہے۔ اب دو بج رہے ہیں، اب تک تو آیا نہیں۔ کالج میں الیکشن ہیں، تین چار دن سے دن رات اس خبط میں مبتلا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کے دو رفقائے کار یہ اطلاع دینے آئے تھے کہ عطا میاں کلاس سے چن کر آ گیا ہے۔ اب تقریر کی قابلیت کا مقابلہ ہے۔ ابھی ذکاء سلّمہٗ کا بھی خط آیا ہے۔ مجھے بڑی تاکید سے رام پور بلایا ہے۔ گھر کا حال اور ان باتوں پر پھر کبھی لکھوں گا۔ صبح چائے پی کر لکھنے بیٹھا تھا۔

سب کو دعائیں!

حبیب الرحمٰن الصدیقی

معانی و اشارات

سہ شنبہ	-	منگل
مطلع	-	باخبر
سلّمہا	-	اس پر سلامتی ہو (مؤنث کے لیے)
لات مارنا	-	ٹھکرا دینا
پروپیگنڈا	-	تشہیر، تبلیغ
الخ	-	مراد آخر تک (عربی فقرہ اِلیٰ آخِرِہٖ کا مخفف)
شنبہ	-	سنیچر
شکستہ خاطر ہوکر	-	مایوس ہوکر
غلطاں و پیچاں	-	پریشان
اُلجھیڑے میں پڑنا	-	پریشانی میں آنا
تشفی	-	تسلی
سلّمہٗ	-	اس پر سلامتی ہو (مذکر کے لیے)
خبط	-	غلط سوچ، فکر کی گڑبڑ
رفقائے کار	-	کام کے ساتھی
چن کر آنا	-	الیکشن میں جیت جانا

مشق

✳ درج ذیل کے لیے ایک لفظ لکھیے۔

۱۔ خط لکھنے والا

۲۔ جسے خط لکھا جائے

۳۔ خط لکھنا

✳ خطوط کی قسم کے لحاظ سے مناسب لفظ لکھیے۔

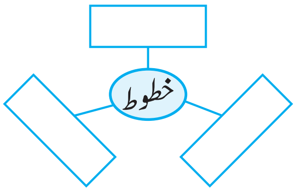

✳ درج ذیل الفاظ کو ایک جملے میں واضح کیجیے۔

۱۔ خط

۲۔ ای میل

۳۔ ایس ایم ایس

۴۔ واٹس ایپ

خط نمبر۱

✳ خط کی روشنی میں غلط بیان کی نشان دہی کیجیے۔

۱۔ بیٹے کو شاعری کا شوق تھا۔

۲۔ سبکدوشی کے بعد بورڈ کا کام کرتے رہتے تھے۔

۳۔ بیماری کی وجہ سے اکولہ نہ جاسکا۔

۴۔ پنشن کی وجہ سے مالی پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔

✳ درج ذیل لفظوں کو ایک ایک جملے میں واضح کیجیے۔

۱۔ الیکشن

۲۔ تنخواہ

۳۔ پنشن

۴۔ بورڈ

✳ پہلے خط کا موضوع لکھیے۔

✳ خط کے تین اہم حصوں کی نشان دہی کیجیے۔

6RGUEB

خط نمبر۲

✳ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

	مصنف	کتاب
۱۔	سیّد امیر علی	اُمہات الامّہ
۲۔	ڈاکٹر براؤن	History of the Saracens
۳۔	ڈاکٹر نذیر احمد	تاریخ ادبیاتِ ایران

خط نمبر۳

✳ خط کشیدہ لفظ اس طرح کے الفاظ سے تبدیل کیجیے کہ مفہوم تبدیل نہ ہو۔

۱۔ تم نے یہ خط بہت ہی شکستہ خاطر ہو کر لکھا ہے۔

۲۔ رات بھر اسی خیال میں غلطاں و پیچاں رہا۔

۳۔ تین چار دن سے دن رات اسی خبط میں مبتلا ہے۔

۴۔ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ تنخواہ الجھیڑے میں پڑ گئی ہے۔

✳ تیسرے خط سے نصیحت آمیز دو جملے لکھیے۔

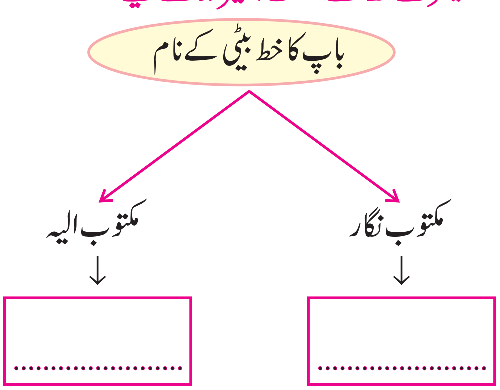

✳ "مشکل کُشا بے انتہا قوی ہے۔" خط کی روشنی میں جملے کی وضاحت کیجیے۔

انٹرنیٹ کی دنیا سے

- www.urdubookdownload.wordpress.com
- www.abulhasanalinadwi.org
- www.ijunoon.net
- www.learningurdu.com

حصّۂ نظم

6RQQFY

انسان عام گفتگو اور تحریر میں جو زبان استعمال کرتا ہے وہ نثر کہلاتی ہے۔نظم ادبی اظہار کی زبان کے استعمال کی ایک صورت اور شاعری کی ایک قسم ہے۔نظم مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے جنھیں نظم کی ہیئت کہا جاتا ہے۔ ہیئت نظم میں مصرعوں کی تعداد اور قافیوں کی ترتیب سے اپنی پہچان بناتی ہے۔نظم کی واضح پہچان یہ بھی ہے کہ اس کا ایک عنوان ہوتا ہے جیسے اس حصے کی نظمیں حمد، ایکتا کی آواز، میرا سفر وغیرہ۔بعض نظمیں اپنے موضوعات سے بھی پہچانی جاتی ہیں جیسے غزل، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی وغیرہ جن کے بارے میں آپ پڑھیں گے۔

۱ حمد

جگن ناتھ آزاد

پہلی بات : ہم اپنے سروں پر اونچا آسمان اور اس میں چمکتے ہوئے سورج، چاند، ستارے دیکھتے ہیں۔انھیں کس نے بنایا ہے؟ دن رات بدلتے ہیں۔ گرمی، سردی اور بارش کے موسم آتے جاتے ہیں۔ زمانے کے ان موسموں کو کون بدلتا ہے؟ پھولوں کی مہک اور پھلوں کی مٹھاس کا ہم مزہ لیتے ہیں۔ پھولوں میں مہک اور پھلوں میں شیرینی کون پیدا کرتا ہے؟ پھولوں پر منڈلاتی تتلیاں ہمیں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کے پروں میں رنگ کون بھرتا ہے؟ زمین پر بڑے بڑے پہاڑ کس نے بنائے ہیں؟ دریاؤں میں آبِ رواں، آسمان سے برستی بارش اور سمندروں میں ہزاروں میل پھیلا ہوا پانی کس نے بنایا؟ یہ سارے کام انسان کے بس کے نہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان کو پیدا کیا ہے اس لیے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی یہی تعریف حمد کہلاتی ہے۔ان چیزوں کو دیکھ کر اللہ کی ذات پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔کائنات میں پھیلی ہوئی بے شمار اشیا کو دیکھ کر آدمی حیران ہوتا ہے اور اسی حیرانی میں بے ساختہ اس کی زبان اللہ کی تعریف کرنے لگتی ہے۔ذیل کی حمد میں شاعر حیرانی کے ساتھ قدرت کی نشانیوں میں خدا کے جلووں کو دیکھ رہا ہے۔

جان پہچان : جگن ناتھ آزاد دسمبر ۱۹۱۸ء میں غیر منقسم پنجاب کے شہر عیسیٰ خیل میں پیدا ہوئے۔ان کے والد تلوک چند محروم اُردو کے مشہور شاعر تھے۔جگن ناتھ آزاد نے فارسی ادب میں ایم۔اے کرنے کے بعد صحافی کی حیثیت سے اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ تقسیم ہند کے بعد وہ ہندوستان چلے آئے اور ماہنامہ 'آجکل' کے نائب مدیر مقرر ہوئے۔ سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد جموں یونیورسٹی میں شعبۂ اُردو کے صدر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ان کے تقریباً ۱۵ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں 'بیکراں، وطن میں اجنبی' اور 'ستاروں سے آگے' مشہور ہیں۔علامہ اقبالؔ کی حیات و خدمات پر تحقیقی اور تنقیدی کاموں کی وجہ سے آزاد کو اقبالیات کے ماہرین میں شمار کیا جاتا ہے۔'اقبالؔ اور مغربی فلسفہ' ان کی اہم کتاب ہے۔ ۲۴؍ جولائی ۲۰۰۴ء کو جموں میں ان کا انتقال ہوا۔

رنگ و بو تک تجھے دیکھوں کہ خزاں تک دیکھوں
میں ترا حسن جو دیکھوں تو کہاں تک دیکھوں

اپنے ماحول میں دیکھوں کہ ستاروں سے اُدھر
تو ہی تو مجھ کو نظر آئے جہاں تک دیکھوں

موجِ دریا کی قسم ، بادِ بہاراں کی قسم — تیری رفتار کو اب اور کہاں تک دیکھوں
آج تک تجھ کو جو دیکھا تو یقیں تک دیکھا — اب تمنا ہے کہ میں تجھ کو گماں تک دیکھوں
صبح کا نور ، شفق شام کی ، ظلمت شب کی — میں ترے حسن کے سو رنگ کہاں تک دیکھوں
دل کی دنیا میں تو مَیں تجھ کو بہت ڈھونڈ چکا — اب ترا حکم جہاں تک ہو وہاں تک دیکھوں

کیوں نہ قربانِ تصوّر ہوں میں آزادؔ کہ آج
نور ہی نور نظر آئے جہاں تک دیکھوں

خلاصہ : اس نظم میں شاعر نے خدا کی تعریف کرتے ہوئے کائنات میں بکھری ہوئی اس کی نشانیوں پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ خدا کی قدرت صرف رنگوں اور نکہتوں کے موسمِ بہار ہی میں نمایاں نہیں ہے بلکہ خزاں میں بھی خدا کی کاریگری جلوہ گر ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ خدا کا حسن اس کے آس پاس کے ماحول میں بھی ہے اور ستاروں سے آگے بھی ہے۔ شاعر کو ہر جگہ خدا کی قدرت اور حسن کا جلوہ نظر آتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے خدا! میں تجھے کہاں کہاں دیکھوں! دریاؤں کی موجیں، بہار کے موسم کی فرحت بخش ہوائیں، صبح کی روشنی، رات کا اندھیرا، شام میں نظر آنے والے شفق کے دلکش نظارے گویا تیرا حسن ہر رنگ میں بکھرا ہوا ہے۔ شاعر نے خدا کو اپنے یقین کے مطابق دیکھا ہے اور وہ چاہتا ہے اب اسے گماں تک دیکھے یعنی اس کی قدرت اور حکمت تو انسان کے گمان سے باہر ہے۔ گویا شاعر خدا کو اس کی عظمت کے ساتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ شاعر نے خدا کو اپنے دل کی دنیا میں دیکھا لیکن اب وہ اسے وہاں تک دیکھنا چاہتا ہے جہاں تک خدا کا حکم چلتا ہے اور خدا کا حکم کائنات کے ہر ذرّے پر چلتا ہے۔ شاعر خدا کی عظمت کے اس تصوّر پر قربان ہو جانا چاہتا ہے جس کے سبب اسے کائنات کے ہر ذرّے میں خدا کی کاریگری اور حسن دِکھائی دیتا ہے۔

معانی واشارات

اقبالیات	–	علّامہ اقبالؔ کے کلام کی افہام و تفہیم
رنگ و بو	–	مراد بہار کا موسم
بادِ بہاراں	–	موسمِ بہار کی ہوا
یقیں تک دیکھا	–	مراد کائنات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کیا
گماں تک دیکھوں	–	شاعر چاہتا ہے کہ اپنے فکر و خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کرے
حسن کے سو رنگ	–	اللہ کی قدرت کے جلوے
دل کی دنیا	–	مراد فکر، خیال، جذبہ، احساس

مشق

* ’جان پہچان‘ کی مدد سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

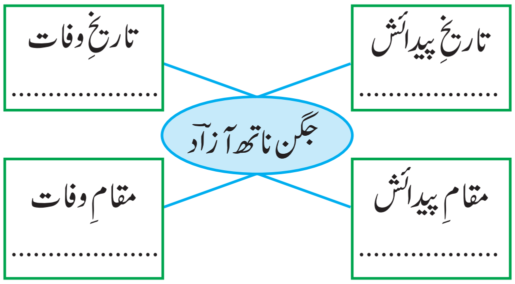

۱۔ حمد کی تعریف لکھیے۔
۲۔ اپنے ماحول اور ستاروں سے ادھر خدا کی جلوہ نمائی کی کیفیت بیان کیجیے۔
۳۔ دریا کی موجوں اور بہار کی ہواؤں میں موجود نشانیوں کو واضح کیجیے۔

۴۔ حمد کے حوالے سے خدا کے حسن کے سو رنگ پر روشنی ڈالیے۔

* حمد کے ایسے اشعار تلاش کیجیے جن سے ذیل کے مفہوم ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۔ خدا کی قدرت رنگوں اور نکہتوں کے موسمِ بہار ہی میں نمایاں نہیں ہے بلکہ خزاں میں بھی خدا کی کاریگری جلوہ گر ہے۔

۲۔ شاعر خدا کی عظمت کے اس تصور پر قربان ہوجانا چاہتا ہے جس کے سبب اسے کائنات کے ہر ذرّے میں خدا کی کاریگری اور حسن دِکھائی دیتا ہے۔

* حمد سے 'صنعتِ تضاد' کا شعر لکھیے۔

* اس حمد میں رنگ و بو اور خزاں جیسی متضاد کیفیات کا ذکر ہوا ہے۔ آپ ان تمام کو اپنی بیاض میں جدول بنا کر لکھیے۔ جیسے صبح × شام

* موجِ دریا کی قسم ، بادِ بہاراں کی قسم
تری رفتار کو اب اور کہاں تک دیکھوں

اس شعر میں دریا کی موج کے لیے 'موجِ دریا' اور بہار کی ہوا کو 'بادِ بہار' لکھا گیا ہے۔ اسے قواعد میں لفظی ترکیب کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو لفظی ترکیبوں میں تبدیل کیجیے۔

صبح کا نور، شام کی شفق ، شب کی ظلمت ، دریا کی روانی ، تصوّر کے قربان

* درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

۱۔ آج تک تجھ کو جو دیکھا تو یقیں تک دیکھا
اب تمنا ہے کہ میں تجھ کو گماں تک دیکھوں

۲۔ دل کی دنیا میں تو مَیں تجھ کو بہت ڈھونڈ چکا
اب ترا حکم جہاں تک ہو وہاں تک دیکھوں

* اس نظم کو تمام طلبہ مل کر ترنم سے پڑھیں۔

* اُردو کے پانچ نظم نگاروں کی پانچ پانچ مشہور نظموں کے عنوانات لکھیے۔

* ذیل میں میر حسؔن کی مثنوی کے مختلف اشعار دیے گئے ہیں۔ ان میں ہر شعر حمد، مناجات، نعت اور منقبت جیسی شعری صنف سے تعلق رکھتا ہے۔ ان اشعار کو بغور پڑھ کر ان کے آگے صنف کا نام لکھیے۔

۱۔ الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں
گناہوں میں اپنے گراں بار ہوں
مجھے بخشیو میرے پروردگار ....
کہ تو ہے کریم اور آمرزگار

۲۔ نبیؐ و علیؓ ، فاطمہؓ اور حسنؓ
حسینؓ ابنِ حیدرؓ یہ ہیں پنجتن
ہوا یاں سے ظاہر کمالِ رسولؐ ....
کہ بہتر ہوئی سب سے آلِ رسولؐ

۳۔ نبی کون یعنی رسولِ کریمؐ
نبوت کے دریا کا دُرِّ یتیم
کیا حق نے نبیوں کا سردار اسے ....
بنایا نبوت کا حق دار اسے

۴۔ وہی مالک الملک دنیا و دیں
ہے قبضے میں اس کے زماں و زمیں
وہ معبودِ یکتا خدائے جہاں ....
کہ جس نے کیا کُن میں کون و مکاں

انٹرنیٹ کی دنیا سے

- www.lexilogos.com
- www.takhliqat.com
- www.iqbalcyberlibrary.net
- www.deedahwar.net
- www.urdufun.com
- www.poshmaal.com
- www.pirzadaqasim.4t.com